[1996] سپریم کورٹ رپوٹس6.S.C.R

ازعدالت عظمی

شریمتی گنگادیوی

بنام

یونین آف انڈیاا ور دیگر

1اکتوبر 1996

[بی پی جیون ریڈی اور کے ایس پر یپورن، جسٹسز]

غیر ملکی زرمبادلہ کا تحفظ اور اسمگلنگ کی سرگرمیوں کی روک تھام ایکٹ، 1974/ اسمگلرز اینڈ فارن ایکسچینج مینیپولیٹرز (جائیداد کی ضبطی) ایکٹ، 1976:

دفعہ 3 دفعہ 12A/ دفعہ 6 کے ساتھ پڑھا گیا—رشتہ دار کا اس کی موت کے بعد نظر بندی کے حکم کا مقابلہ کرنے/چیلنج کرنے کا حق—نظر بند نے 22.9.1975 کے نظر بندی کے حکم کو چیلنج کرنے والی رٹ پٹیشن دائر کی—سیفما کے دفعہ 6 کے تحت نوٹس 11.3. 1976 کو جاری کیا گیا۔ زیر التواء رٹ پٹیشن ڈیٹینو کا انتقال 1.5.1976 کو ہوا—رٹ پٹیشن کو پبلک پراسیکیوٹر کے اس بیان پر بے اثر قرار دے کر خارج کر دیا گیا کہ نظر بند کو رہا کر دیا گیا ہے—سیفما کے تحت ان کی جائیدادیں ضبط کرنے کے احکامات پاس کیے گئے—نظر بند کی بیوی نے سیفما کے تحت احکامات کو چیلنج کیا—ہائی کورٹ نے عرضی درخواست کو خارج کر دیا—بیوی کی طرف سے خصوصی رخصت کی درخواست—اس عدالت نے بیوی کو اپنے شوہر کی نظر بندی کے حکم کو چیلنج کرنے کی اجازت دی—اپیل کو آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت رٹ پٹیشن کے طور پر سمجھا گیا—روک دیا گیا، نظر بند کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کا فیصلہ میرٹ پر نہیں کیا گیا، اور ریاست کی طرف سے کی گئی غلط نمائندگی کی بنیاد پر رٹ پٹیشن پر مورخہ 12.4.1977 کا حکم کالعدم ہے—نظر بند کی بیوی اپنے شوہر کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کا مقابلہ کرنے اور سیفما کے دفعہ 6 کے تحت کارروائی کو چیلنج کرنے کی حقدار ہے—کو چیلنج 22.9.1975 کو منظور شدہ نظر بندی کے حکم کو اس تاریخ تک حاصل ہونے والے قانون کے حوالے سے جانچنا ہوگا—نظر بندی کے حکم کو چیلنج کرنے والی رٹ پٹیشن اور بمبئی ہائی کورٹ کی طرف سے خارج کی گئی درخواست کو زیر التواء سمجھا جائے گا اور متوفی کی بیوی کو اجازت دی جائے گی۔ مذکورہ رٹ پٹیشن کو جاری رکھنے کے لیے—اگر وہ عرضی درخواست کو جاری رکھنے کے لیے درخواست دیتی ہے تو سیفما میں اس کے خلاف کیے گئے احکامات مذکورہ رٹ پٹیشن کے نتیجے کی پابندی کریں گے۔

اس کے بعد اٹارنی جنرل برائے انڈیا اور دیگر بنام امرت لال پرجیونداس اور دیگر، [1994] 5 ایس سی سی 54 آیا۔

دیوانی بنیادی دائرہ اختیار حکم 1994: کی تحریری درخواست (سی) نمبر 574۔

(ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت)

درخواست گزار کے لیے ایس وی تمبویکر

جواب دہندگان کے لیے وی کے ورما اور سی وی سبّا راؤ

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

درخواست گزار شری کرشن گوپی لال سولنکی کی بیوہ ہے جس کا یکم مئی 1976 کو حراست میں رہتے ہوئے انتقال ہو گیا۔ درخواست گزار اپنے شوہر کے خلاف تحفظ زرمبادلہ اور اسمگلنگ سرگرمیوں کی روک تھام ایکٹ، (کوفیپوسا)، 1974 کی دفعہ 12–اے کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 3 کے تحت منظور کیے گئے حراست کے حکم کے جواز پر سوال اٹھانے کی کوشش کر رہی ہے، اس وجہ سے کہ اس طرح کے حراست کے حکم کی بنیاد پر اس کی جائیدادوں کے خلاف اسمگلرز اینڈ فارن ایکسچینج مینیپولیٹرز (پراپرٹی ضبط) ایکٹ، (سیفما)، 1976 کے تحت کارروائی شروع کی گئی ہے۔

25 ستمبر 1974 کو سولنکی کے خلاف مینٹیننس آف انٹرنل سیکیورٹی ایکٹ (میسا) 1971 کی دفعہ 3 کے تحت ایک حکم منظور کیا گیا اور انہیں حراست میں لے لیا گیا۔ سولنکی نے بمبئی عدالت عالیہ میں ایک رٹ پٹیشن کے ذریعے اس پر سوال اٹھایا۔ جب کہ وہ رٹ پٹیشن زیر التواء تھی، پارلیمنٹ نے کوفیپوسا نافذ کیا اور اسے 19 دسمبر 1974 کو نافذ کیا گیا۔ اسی دن، میسا کے تحت حراست کا حکم منسوخ کر دیا گیا اور سولنکی کے خلاف کوفیپوسا کے تحت حراست کا حکم منظور کیا گیا۔ میسا کے تحت حراست کے حکم کے خلاف سولنکی کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کو واپس لے لیا گیا اور اسے بے نتیجہ قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا گیا۔

25 جون 1975 کو بھارت کے صدر نے آئین کے آرٹیکل 352 کے تحت ایمرجنسی کا اعلان کیا اور 27 جون 1975 کو صدر نے آئین کے آرٹیکل 359 کے تحت اور اس کے مطابق کچھ بنیادی حقوق کو معطل کرنے کا حکم دیا۔

22 ستمبر 1975 کے اپنے حکم سے بمبئی عدالت عالیہ نے 19 دسمبر 1974 کے حراست کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ تاہم، اسی دن سولنکی کو کوفیپوسا کی دفعہ 12–اے کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 3 کے تحت حراست کا ایک نیا حکم جاری کیا گیا۔ وہ حراست میں ہی رہا۔

5 نومبر 1975 کو سیفما آرڈیننس کو صدر بھارت نے نافذ کیا تھا جسے بعد میں آرڈیننس کی تاریخ سے ایک ایکٹ میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔

19 جنوری 1976 کو سولنکی نے بمبئی عدالت عالیہ میں 22 ستمبر 1975 کے حراست کے حکم کے جواز کو چیلنج کرتے ہوئے ایک

رٹ پٹیشن(1976 کا فوجداری ایم پی نمبر134) دائر کی۔رٹ پٹیشن قبول کرلی گئی اورریاست کونوٹس جاری کردیا گیا۔

11 مارچ 1976 کو درخواست گزار کو سیفما کی دفعہ 6 کے تحت نوٹس جاری کیے گئے جس میں اس کے نام پر موجود جائیدادوں کو ضبط کرنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔

یکم مئی 1976 کو، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، سولنکی کا حراست میں رہتے ہوئے انتقال ہو گیا۔

سیفما کی دفعہ 6 کے تحت ایک اور نوٹس 19 اکتوبر 1976 کو درخواست گزار کو جاری کیا گیا تھا۔درخواست گزار نے اپنا جواب وہاں بھیج دیا۔

12 اپریل 1977 کو سولنکی(1976 کا فوجداری ایم پی134) کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کو ریاست کی طرف سے پیش ہونے والے پبلک استغاثہ کی طرف سے کی گئی نمائندگی پر بے نتیجہ قرار دیتے ہوئے مسترد کردیا گیا کہ حراست کو رہا کر دیا گیا ہے۔تسلیم شدہ طور پر یہ ایک غلط نمائندگی تھی۔حراست کے دوران، جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے، اس کی میعاد یکم مئی 1976 کو ہی ختم ہو گئی تھی۔

دفعہ 6 کے تحت جاری کردہ نوٹس کے مطابق، سیفما کے تحت اتھارٹی نے مذکورہ ایکٹ کے تحت درخواست گزار کی جائیدادوں کو ضبط کرنے کے احکامات جاری کیے۔درخواست گزار کی طرف سے پیش کی گئی اپیل کو ٹریبونل نے 7 جون 1979 کو مسترد کر دیا تھا۔اس کے بعد درخواست گزار نے سیفما(1979 کی رٹ پٹیشن نمبر1487) کے تحت مذکورہ احکامات کو چیلنج کرتے ہوئے ایک رٹ پٹیشن کے ذریعے دہلی عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔عدالت عالیہ نے 12.10.79 پر رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا جس کے خلاف موجودہ ایس ایل پی جون 1980 میں دائر کی گئی تھی۔ 18.4.1983 پر اس عدالت نے اپیل کرنے کے لیے خصوصی اجازت دے دی اور 12.11.92 پر عدالت نے درخواست گزار کو اپنی ایس ایل پی میں ترمیم کرنے کی اجازت دی تا کہ اس کے متوفی شوہر کے خلاف 22 ستمبر 1975 کو دیے گئے حراست کے حکم کو چیلنج کیا جا سکے۔درخواست گزار نے ایسا ہی کیا۔اس کے بعد 8 ستمبر 1994 کے ایک حکم کے ذریعے، اس عدالت نے مذکورہ دیوانی اپیل کو آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت ایک رٹ پٹیشن کے طور پر مانا۔اسے 1994 کی رٹ پٹیشن 574 کے طور پر شمار کیا گیا ہے۔

سیفما کی دفعہ 2(2)(بی)(iv) کے تحت، مذکورہ ایکٹ کے تحت کسی ایسے شخص(اس کے رشتہ داروں اور ساتھیوں) کے معاملے میں کارروائی کی جا سکتی ہے جس کے خلاف کوفیپوسا کے تحت حراست کا حکم دیا گیا ہے اور" اس طرح کے حراست کے حکم کو مجاز دائرہ اختیار عدالت نے مسترد نہیں کیا ہے"۔جواب دہندگان کا کہنا ہے کہ چونکہ 22 ستمبر 1975 کو سولنکی کے خلاف کوفیپوسا کے تحت حراست کا حکم دیا گیا تھا اور چونکہ اسے مجاز دائرہ اختیار عدالت نے مسترد نہیں کیا ہے، اس لیے درخواست گزار(جو کہ سولنکی کا رشتہ دار ہے جیسا کہ مذکورہ ایکٹ میں بیان کیا گیا ہے) کے خلاف کی گئی کارروائی بالکل درست اور مجاز ہے۔اس کے برعکس، درخواست گزار دلیل یہ ہے: سولنکی نے بمبئی عدالت عالیہ میں حراست کے مذکورہ حکم کے جواز کو چیلنج کرتے ہوئے ایک رٹ پٹیشن دائر کی تھی۔جب یہ زیر التواء تھا، اس کی موت ہو گئی۔ 12 اپریل 1977 کو عدالت عالیہ کی طرف سے رٹ پٹیشن کو بے نتیجہ قرار دیتے

ہوئے مسترد کرنے کا حکم، ریاست کی طرف سے کی گئی غلط نمائندگی پر عمل کرتے ہوئے کہ زیر حراست شخص کو پہلے ہی رہا کر دیا گیا ہے، قانون میں کالعدم ہے۔ نہ صرف زیر حراست شخص مذکورہ حکم سے بہت پہلے ہی فوت ہو چکا تھا بلکہ اس وجہ سے بھی کہ مذکورہ حکم حقیقت کی مکمل طور پر غلط نمائندگی پر مبنی تھا یعنی کہ زیر حراست شخص کو پہلے ہی رہا کر دیا گیا ہے۔ 22.9.1975 کے حراستی حکم کی صداقت پر کسی بھی عدالت کی طرف سے کوئی فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ درخواست گزار مذکورہ حراست کے حکم کے جواز کو چیلنج کرنے کا حقدار ہے کیونکہ اب اسے سیفما کے تحت اس کی جائیدادوں کو ضبط کرنے کی بنیاد بنایا جا رہا ہے۔ مذکورہ حراست کے حکم کی صداقت پر درحقیقت خود سولنکی نے سوال اٹھایا تھا اور جب تک چیلنج کو پسپا نہیں کیا جاتا، اسے درخواست گزار (اس کی بیوی) کے خلاف سیفما کے تحت کارروائی شروع کرنے کی بنیاد نہیں بنایا جا سکتا۔ درخواست گزار کا کہنا ہے کہ یہ اچھی طرح سے ہو سکتا ہے کہ عدالت اسے الگ کر دے، اس صورت میں درخواست گزار کے خلاف سیفما کے تحت کی گئی پوری کارروائی زمین پر گر جائے گی۔

اس پہلو کو اس عدالت نو ججوں کی ایک خصوصی بینچ نے اٹومی جنرل فار انڈیا اور دیگر بنام امرتلال پرجیوانداس اور دیگر، [1994] 5 ایس سی سی 54 میں نمٹا ہے۔ یہ فیصلہ مذکورہ بالا قوانین کے تحت پیدا ہونے والے کئی پہلوؤں سے متعلق ہے۔ تاہم، جو بات یہاں متعلقہ ہے وہ پیرا گراف 35 سے 42 (صفحات 83 سے 87) میں بحث ہے۔ خاص طور پر، پیرا گراف 41 میں درج ذیل انعقاد موجودہ تنازعہ سے متعلق ہے :

" یہاں تک کہ اگر سیفما کے تحت کارروائی کرتے وقت اس طرح کے حکم کو چیلنج کرنے کی اجازت دی جاتی ہے، تو چیلنج ان بنیادوں تک محدود ہونا چاہیے جو ایمرجنسی کے دوران کھلے یا دستیاب تھے؛ بصورت دیگر آرٹیکل 358 (1) اور آرٹیکل 359 (1-اے) کے اختتامی الفاظ کے پیچھے کوئی معنی نہیں ہوگا۔ لہذا، ہم کہتے ہیں کہ ایک شخص جس نے ایمرجنسی کے دوران حراست کے اس طرح کے حکم کو چیلنج کرنے کا انتخاب نہیں کیا جب اسے حراست میں لیا گیا تھا، یا اسے ناکام طور پر چیلنج کیا گیا تھا، اسے چیلنج کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی جب اسے سیفما کے اطلاق کی بنیاد بنانے کی کوشش کی جائے۔ اوپر بیان کردہ دونوں حالات میں سے کسی ایک میں، یعنی چاہے چیلنج حراست کی مدت کے دوران کیا جائے یا بعد میں جب اس کے خلاف سیفما کے تحت کارروائی کی جائے، چیلنج کی بنیاد اور عدالتی جانچ پڑتال کا دائرہ کار یکساں ہوگا۔ جب اسے حراست میں لیا گیا تو اسے براہ راست چیلنج کرنے میں ناکامی اسے حراست کے خاتمے کے بعد اسے چیلنج کرنے سے روکتی ہے، جہاں اسے سیفما کے تحت کارروائی شروع کرنے کی بنیاد بنایا گیا ہے۔"

اب سولنکی کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن کا فیصلہ میرٹ کی بنیاد پر نہیں کیا گیا۔ اسے ریاست کی طرف سے کی گئی غلط نمائندگی کی بنیاد پر مسترد کر دیا گیا۔ یہ ایک مردہ شخص کے خلاف حکم تھا۔ یہ ایک خالی پن ہے۔ چونکہ حراست کے مذکورہ حکم کو سیفما کی دفعہ 6 کے تحت کارروائی شروع کرنے کی بنیاد بنایا جا رہا ہے، اس لیے درخواست گزار اسے چیلنج کرنے کا حقدار ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ لیکن سولنکی کے خلاف حراست کے مذکورہ حکم کے لیے درخواست گزار (اس کی بیوی) کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جا سکتی تھی۔ اس لیے اسے مذکورہ حراست کے حکم کو چیلنج کرنے کے حق سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ یقینا، امرات لال پرجیوندس کے مؤقف سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ 22 ستمبر 1975 (سولنکی کے خلاف بنائے گئے) کے حراست کے حکم کو چیلنج کرنے کی جانچ اس قانون کے حوالے سے کی جانی چاہیے جو مذکورہ حکم کی تاریخ پر حاصل کیا گیا تھا نہ کہ بعد میں حاصل ہونے والے قانون کے حوالے سے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا دہلی عدالت عالیہ میں درخواست گزار کی طرف سے دائر رٹ پٹیشن میں ایسا کرنے کی اجازت دی جانی چاہیے (یہ واقعی اس کے خلاف سیفما

کے تحت دیے گئے احکامات کے خلاف ہے) یا اسے رٹ پٹیشن (بمبئی عدالت عالیہ کی فائل پر 1976 کا فوجداری ایم پی 134) میں کرنے کی اجازت دی جانی چاہیے جسے غلط نمائندگی کی بنیاد پر اور زیر حراست شخص کی موت (رٹ پٹیشن یا اس میں) کے بعد نمٹا دیا گیا تھا۔ ہماری رائے میں مناسب طریقہ یہ ہے کہ 12 اپریل 1977 کے حکم کو (1976 کی فوجداری ایم پی 134 کی رٹ پٹیشن کو بے نتیجہ قرار دیتے ہوئے) کالعدم قرار دیا جائے اور مذکورہ رٹ پٹیشن کو بمبئی عدالت عالیہ کی فائل پر ابھی تک زیر التواء مانا جائے۔ درخواست گزار کو مذکورہ رٹ پٹیشن کو جاری رکھنے کی اجازت دی جائے گی جسے اب قانون کے مطابق یہاں اوپر کیے گئے مشاہدات کی روشنی میں اور امر تلال پرجیونداس میں طے شدہ قانون کے مطابق نمٹانا ہوگا۔ ہمیں وضاحت کے ذریعے اس بات کا ذکر کرنا چاہیے کہ اگرچہ عام طور پر، کسی قیدی کی موت سے حراست کے حکم کو چیلنج کرنے والی رٹ پٹیشن کا خاتمہ ہونا چاہیے، لیکن یہاں کا موقف اس حقیقت کی وجہ سے مختلف ہے کہ حراست کے مذکورہ حکم کو اس بنیاد پر درخواست گزار کے مناسب تعلقات کو ضبط کرنے کے لیے کارروائی شروع کرنے کی بنیاد بنایا جا رہا ہے کہ وہ متوفی قیدی کی "رشتہ دار" ہے۔ یہ ان عجیب وغریب حالات میں ہے کہ ہم اوپر بتائے گئے غیر معمولی راستے کو اپنانے کے پابند ہیں۔

اس کے مطابق رٹ پٹیشن کو مندرجہ ذیل ہدایت کے ساتھ نمٹا دیا جاتا ہے:

(1) بمبئی عدالت عالیہ کی طرف سے 12 اپریل 1977 کو رٹ پٹیشن کو مسترد کرتے ہوئے دیا گیا حکم (شری کرشن گوپی لال سولنکی کی طرف سے 22 ستمبر 1975 کو کوفیپوسا کی دفعہ 12-اے کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 3 کے تحت کیے گئے حراست کے حکم کو چیلنج کرنے والی 1976 کی فوجداری ایم پی 134) کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ مذکورہ رٹ پٹیشن کو بمبئی عدالت عالیہ کی فائل پر جاری سمجھا جائے گا۔ درخواست گزار کے لیے یہ کھلا ہے کہ وہ مذکورہ رٹ پٹیشن کو جاری رکھے بشرطیکہ وہ مذکورہ رٹ پٹیشن میں ریکارڈ پر آنے کی اجازت کے لیے بمبئی عدالت عالیہ میں درخواست دے اور اسے آج سے دو ماہ کے اندر جاری رکھے۔ اگر ایسی درخواست کی جاتی ہے تو اسے عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کیا جائے گا اور اسے رٹ پٹیشن جاری رکھنے کی اجازت دی جائے گی۔ رٹ پٹیشن کو قانون کے مطابق نمٹا دیا جائے گا جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔

(2) اگر درخواست گزار رٹ پٹیشن کو جاری رکھنے کے لیے درخواست کرتا ہے جیسا کہ اوپر ہدایت (1) میں مذکور ہے، تو سیفما میں اس کے خلاف دیے گئے احکامات مذکورہ رٹ پٹیشن کے نمٹارے تک رکے رہیں گے۔ اگر رٹ پٹیشن کی اجازت دی جاتی ہے، تو یہ واضح ہے؛ سیفما کے تحت درخواست گزار کے خلاف کی گئی کارروائی کو کالعدم قرار دیا جائے گا۔ تاہم، اگر مذکورہ رٹ پٹیشن کو مسترد کر دیا جاتا ہے تو سیفما کے تحت کی گئی مذکورہ کارروائی کو اس عدالت کسی بھی حکم کے تابع اثر دیا جائے گا۔

(3) اگر درخواست گزار مذکورہ بالا ہدایت (1) میں مقرر کردہ مدت کے اندر مذکورہ رٹ پٹیشن کو جاری رکھنے کے لیے بمبئی عدالت عالیہ میں درخواست نہیں دیتا ہے، تو سیفما کے تحت اس کے خلاف کیے گئے احکامات کو نافذ کیا جائے گا۔

رٹ پٹیشن کو نمٹا دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے لیے کوئی آرڈر نہیں ہوں گے۔

آر۔پی۔

درخواست نمٹادی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document